السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کونٹری سے دین محمد صاحب دریافت کرتے ہیں کہ جس عمارت کی پہلی منزل پر شراب فروخت کی جاتی ہو یا رقص وسرود جیسی غیر شرعی حرکات ہوتی ہوں، توکیا اس عمارت کے گراؤنڈ فلور کو بطور مسجد استعمال کیا جاسکتا ہے؟ براہ کرم مغرب میں آباد مسلمانوں کی مجبوریوں اور مشکلات کو سامنے رکھتے ہوئے جواب مرحمت فرمائیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مسجدیں اللہ تعالیٰ کے ذکر اور عبادت کے لیے بنائی جاتی ہیں، انہیں پاک صاف رکھنے کا حکم دیا گیا ہے اور ان کے قرب وجوار میں ایسی چیزوں کی ممانعت کی گئی ہے جس سے نمازیوں کو تکلیف ہو۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ فتاویٰ میں لکھتے ہیں: کسی شخص کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ اہل مسجد کو ایذا پہنچائے، یعنی جس کام کے لیے مسجد بنائی گئی ہے، جیسے نماز، قراءت قرآن، ذکر الٰہی، دعا وغیرہ (ان میں خلل ڈالے) اس لیے کسی شخص کے لیے جائز نہیں کہ مسجد میں یا اس کے دروازہ پر یا اس کے قریب کوئی ایسا کام کرے جس سے مسجد والوں کی عبادت میں خلل واقع ہو۔ اس سے بھی بڑھ کر یہ بات ملاحظہ ہو کہ ایک دفعہ صحابہ کرام نماز پڑھ رہے تھے اور بلند آواز سے قراءت کررہے تھے تو نبی ﷺ تشریف لائے اور کہا: اے لوگو! تم میں سے ہر شخص اپنے رب سے مناجات کررہا ہے تو کوئی شخص دوسرے کی موجودگی میں بلند آواز سے قراءت نہ کرے۔،، (سنن ابی داوٴد، التطوع، حدیث: 1332، مسند احمد: 3 94)

اگر اس طرح آپ ﷺ نے ایک نمازی کو دوسرے نمازی کے مقابلے میں بلند آواز سے قراءت کرنے سے روکا ہے تو پھر دوسرے اعمال کی کیسے اجازت دی جاسکتی ہے، چنانچہ ہر اس شخص کو روکا جائے گا جو اہل مسجد کے لیے تشویش کا باعث ہو یا ایسی بات کرے جو انہیں ایذا پہنچانے کا سبب بنے۔،،

اس اقتباس سے واضح ہوگیا کہ یا تو ایسے کاموں سے روکا جائے جن سے اہل مسجد کا تکلیف پہنچتی ہو۔ اور اگر ایسا کرنے پر قدرت نہ ہو تو پھر ایسی جگہ مسجد نہ بنائی جائے، البتہ اضطرار کا حکم جدا ہے، یعنی نماز کا وقت ہوگیا ہے، آپ کسی ہوٹل میں ہیں جہاں آپ کی رہائش کے قریب رقص وطرب کی محفل برپا ہے، قرب وجوار میں کوئی محفوظ جگہ بھی نہیں ہے تو ایسی صورت میں نماز ادا کی جاسکتی ہے، جیسے رسول اللہ ﷺ اور صحابہ نے ہجرت سے پہلے کعبہ کے اطراف میں اس عالم میں نمازیں پڑھی ہیں کہ کفار سیٹیاں بجاتے تھے، تالیاں پیٹتے تھے اور نمازیوں پر آوازکستے تھے۔ (واللہ اعلم)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

متفرق مسائل، صفحہ:413

محدث فتویٰ